سوال

وجودباری تعالی کے دلائل اورانسانوں کوپیداکرنے کی حکمت

جواب

الحمد للہ

محترم اسلامی بھائی! آپ نے اللہ کی طرف دعوت دینے اور وجودِ باری تعالی ثابت کرنے کےلیے کوشش کی یہ بہت ہی اچھا اور خوشی کا باعث ہے ۔ یہ بات واضح ہے کہ اللہ تعالی کی پہچان پر فطرتِ سلیم اور عقلِ سلیم دونوں ہی متفق ہیں ، کتنے ہی ایسے لوگ ہیں جب ان کےلیے حقیقت آشکار ہوتی ہے تو وہ فوری اسلام قبول کرلیتے ہیں ، چنانچہ اگر ہم میں سے ہر ایک اپنے دینی حقوق کی ادائیگی کےلیے سنجیدہ ہوجائے تو بہت فائدہ ہو ، اس لیے مسلمان بھائی آپ کو مبارکباد پیش کرتے ہیں کہ آپ انبیائے کرام اور رسولوں کی ذمہ داری نبھا رہے ہیں ، اور آپ کو آپ کے نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی جاری ہونے والی خوش خبری بھی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : (اگر اللہ تعالی آپ کے ذریعے ایک شخص کو بھی ہدایت دے دے تو یہ تمہارے لیے سرخ اونٹوں سے بھی زیادہ بہتر ہے ۔) بخاری : (3/134) مسلم : (4/1872) حدیث میں مذکور سرخ اونٹ سے مراد اونٹوں کی اعلی ترین نسل ہے ۔

دوم :
ذات باری تعالی کے وجود کے متعلق دلائل غور وفکر کرنے والے کےلیے بالکل واضح ہیں انہیں سمجھنے کےلیے کوئی زیادہ تگ ودو نہیں کرنی پڑتی ، اگر ہم ان دلائل پر تھوڑی سی نگاہ دوڑائیں تو یہ دلائل ہمیں تین اقسام کے ملتے ہیں : فطری دلائل ، مادی دلائل اور شرعی دلائل ، یہ سب دلائل ابھی آپ کے سامنے بالکل واضح ہوجائیں گے ، ان شاء اللہ ۔

سب سے پہلے فطری دلائل :

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں :
وجود باری تعالی کے متعلق فطری دلائل سلیم الفطرت شخص کےلیے تمام ادلہ سے زیادہ طاقتور ہیں ، اسی لیے اللہ تعالی نے سورت الروم میں پہلے فرمایا : فَأَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّينِ حَنِيفًا ترجمہ : اپنا چہرہ دین حنیف کےلیے متوجہ کردے ۔ [الروم : 30] پھر اس کے بعد فرمایا : فِطْرَتَ اللَّهِ الَّتِي فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا یعنی یہ اللہ تعالی کی طرف سے عطا کردہ فطرت کے عین مطابق عمل ہے ۔ چنانچہ یہی وجہ ہے کہ سلیم الفطرت افراد وجودِ باری تعالی کی گواہی دیتے ہیں ، اور اس فطری موقف سے وہی شخص روگرداں ہوسکتا ہے جسے شیاطین گمراہ کرچکے ہوں ۔ لہذا جسے شیطان گمراہ کردے تو وہ اس دلیل کو تسلیم نہیں کرتا ۔ ختم شد
ماخوذ از : شرح سفارینیہ

یہ بات بالکل واضح ہے کہ ہر انسان خود بخود اس بات کو محسوس کرتا ہے کہ کوئی ہے جس نے اسے پیدا کیا ہے ، کوئی ہے جو اس کا رب اور خالق ہے ، کوئی ہے جس سے اپنی ضروریات پوری کرنے کا مطالبہ کرے ، اور جب انسان کسی پریشانی میں مبتلا ہو تو اسی کی طرف دعا میں ہاتھ ، آنکھیں اور دل آسمان کی جانب بلند کرتا ہے اور اپنے رب سے مدد طلب کرتا ہے ۔

دوسرے نمبر پر مادی دلائل :

کائنات کا وجود میں آنا ۔ اس کی تفصیل یہ ہے کہ ہمارے ارد گرد کے ماحول میں حوادث کا رونما ہونا ضروری ہے ، اور ان تمام حادثات میں سب سے پہلے اس کائنات کا وجود میں آنا

ہے، کہ تمام اشیا کی تخلیق ہوئی، حجر و شجر، انسان، زمین، آسمان، سمندر اور دریا۔۔۔۔

اگر کہا جائے کہ ان تمام چیزوں کو پیدا کرنے والا کون ہے؟

تو ممکنہ طور پر جواب یہ ہو گا کہ: یا تو یہ چیزیں بغیر سبب اور وجہ کے پیدا ہو گئی ہیں، تو ایسی صورت میں کسی کو یہ علم نہیں ہو گا کہ ان اشیا کو وجود کیسے ملا؟ اور دوسرا ممکنہ جواب یہ ہو گا کہ: ان چیزوں نے خود ہی اپنے آپ کو پیدا کیا ہے، اور اپنے معاملات خود ہی چلا رہی ہیں۔ تیسرا ممکنہ جواب یہ ہو گا کہ ان تمام چیزوں کو پیدا کرنے والی کوئی ذات ہے جس نے انہیں پیدا کیا ہے۔ اب جب ہم ان تینوں ممکنہ جوابات پر غور و فکر کرتے ہیں تو ہمیں پہلا اور دوسرا ممکنہ جواب نا ممکن نظر آتا ہے، تو جب پہلا اور دوسرا جواب نا ممکن ہے تو پھر لازمی بات ہے کہ تیسرا جواب ہی صحیح اور درست ہو کہ اس کائنات کا کوئی خالق ہے اور وہ اللہ تعالی کی ذات ہے، اسی چیز کا ذکر اللہ تعالی نے قرآن کریم میں کیا ہے: أَمْ خُلِقُوا مِنْ غَيْرِ شَيْءٍ أَمْ هُمُ الْخَالِقُونَ (35) أَمْ خَلَقُوا السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ بَل لَّا يُوقِنُونَ

ترجمہ: کیا وہ بغیر کسی چیز کے پیدا کیے گئے ہیں، یا وہ خود ہی اپنے آپ کے خالق ہیں؟ یا انہوں نے خود آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ہے؟ حقیقت یہ ہے کہ وہ [قدرت الہی پر کامل] یقین ہی نہیں رکھتے۔ [الطور: 35،36]

پھر یہ اتنی بڑی بڑی مخلوقات کب سے وجود میں ہیں؟ تو اتنے لمبے عرصے سے کون وہ ذات ہے جس نے انہیں دنیا میں باقی رکھا اور ان کے باقی رہنے کے اسباب مہیا فرمائے؟

اس کا جواب بہت آسان ہے کہ اللہ تعالی نے یہ سب کیا، اللہ تعالی نے ہر چیز کو اس کی ضروریات عطا فرمائی ہیں جو اس کی بقا کی ضامن ہیں۔ آپ خود ہی دیکھیں کہ اگر سر سبز چیز کو اللہ تعالی پانی نہ دے تو کیا وہ چیز باقی رہ سکتی ہے؟ بالکل نہیں، سر سبز چیز فوری خشک اور بھوسا بن جائے گی، تو اسی طرح ہر چیز اللہ تعالی کے ساتھ منسلک ہے، اگر اللہ تعالی کی ذات نہ ہو تو وہ چیز باقی رہ ہی نہیں سکتی تھی۔

پھر اللہ تعالی کا ان چیزوں کو سنوار کر رکھنا، ہر چیز کسی خاص موزوں مقصد کے لیے اللہ تعالی نے بنائی ہے، مثلاً: اونٹ سواری کے لیے بنائے ہیں، جیسے کہ فرمانِ باری تعالی ہے: أَوَلَمْ يَرَوْا أَنَّا خَلَقْنَا لَهُم مِّمَّا عَمِلَتْ أَيْدِينَا أَنْعَامًا فَهُمْ لَهَا مَالِكُونَ (71) وَذَلَّلْنَاهَا لَهُمْ فَمِنْهَا رَكُوبُهُمْ وَمِنْهَا يَأْكُلُونَ

ترجمہ: کیا وہ دیکھتے نہیں کہ جو چیزیں ہم نے اپنے ہاتھوں سے بنائی ہیں ان میں سے ان کے لئے چوپائے پیدا تو ہم نے کئے اور اب یہ ان کے مالک ہیں۔ [71] اور ہم نے ان مویشیوں کو ان کا مطیع بنا دیا ہے کہ ان میں کسی پر تو وہ سوار ہوتے ہیں اور کسی کا گوشت کھاتے ہیں۔ [یس: 71،72] تو آپ اونٹ دیکھیں کہ اللہ تعالی نے اسے کتنا مضبوط اور بہترین کوہان والا بنایا ہے کہ بیٹھنے والے کے لیے بھی آسانی ہو، اور وہ وہ کام کر گزرے جو کوئی اور جاندار نہ کر سکے۔

اسی طرح اگر آپ اپنی نظر دیگر جانداروں پر دوڑائیں گے تو آپ کو ان کی جسمانی ساخت میں اور ان کے مقصد تخلیق میں مکمل طور پر موزونیت نظر آئے گی۔

مادی دلائل کی مثالیں:

جب بھی لوگوں پر آفات آتی ہیں تو یہ خالق کے وجود کی دلیل ہے، مثال کے طور پر جب وہ اللہ سے کوئی دعا مانگتے ہیں اور اللہ ان کی دعا قبول کرتا ہے۔ یہ اللہ تعالی کے وجود کی دلیل ہے۔

جیسے کہ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"جس وقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی کہ اللہ تعالی بارش نازل کرے، تو آپ نے دعا میں فرمایا تھا: (یا اللہ! ہمیں بارش عطا فرما، یا اللہ ہمیں بارش عطا فرما۔) تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کے بعد بادل پیدا ہوا، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر سے نیچے اترنے سے پہلے بارش شروع ہو گئی۔ یہ اس بات کی دلیل ہے کہ اللہ تعالی کی ذات موجود ہے۔"
ختم شد

ماخوذاز : شرح سفارینیہ

تیسرے نمبر پر شرعی دلائل :

ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ مختلف شریعتوں کا پایا جانا اس بات کی دلیل ہے کہ ذات باری تعالی موجود ہے ، تمام کی تمام شریعتیں محض خالق کے وجود ہی نہیں بلکہ اس کے کامل علم ، حکمت ، اور رحمت کی بھی دلیل ہیں؛ کیونکہ ان تمام شریعتوں کے لیے ضروری ہے کہ کوئی ان کا شارع بھی ہو، اور وہ ذات باری تعالی ہے ۔ ختم شد

ماخوذاز : شرح سفارینیہ

اور آپ کا یہ سوال کہ اللہ تعالی نے ہمیں کس لیے پیدا کیا ہے ؟

تو اس کا جواب یہ ہے کہ اللہ تعالی نے اپنی عبادت ، شکر اور ذکر کے لیے ہمیں پیدا کیا ہے ، ہمیں اللہ تعالی نے اس لیے پیدا کیا ہے کہ ہم اللہ سبحانہ و تعالی کے احکامات کی تعمیل کریں ، آپ جانتے ہیں کہ لوگوں میں مسلمان اور غیر مسلم سب طرح کے افراد ہیں ، یہ تفریق اس لیے ہے کہ اللہ تعالی اپنے بندوں کا امتحان لینا چاہتا ہے کہ کیا بندے اللہ تعالی کی بندگی کریں گے یا کسی اور کی؟ یہ امتحان اللہ تعالی کی طرف سے ہر راستہ واضح کر دینے کے بعد ہے ، جیسے کہ فرمانِ باری تعالی ہے :

الَّذِي خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَيَاةَ لِيَبْلُوَكُمْ أَيُّكُمْ أَحْسَنُ عَمَلًا

ترجمہ : وہ ذات جس نے موت اور زندگی تمہیں آزمانے کے لیے پیدا کی کہ کون تم میں سے اچھے اعمال کرنے والا ہے ۔ [الملک : 2]

اسی طرح ایک اور مقام پر فرمایا :

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ

ترجمہ : اور میں نے جنوں اور انسانوں کو صرف اپنی عبادت کے لیے پیدا کیا ہے ۔ [الذاریات : 56]

ہم اللہ تعالی سے دعا گو ہیں کہ اللہ تعالی ہمیں اور آپ کو ایسے کام کرنے کی توفیق دے جو اللہ تعالی کو محبوب اور اللہ تعالی کو پسند ہیں ۔ اللہ تعالی دین کی جانب مزید دعوت دینے اور دین کے لیے کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے ۔ اور اللہ تعالی ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر رحمت و سلامتی نازل فرمائے ۔

واللہ اعلم

اسلام سوال وجواب

فتوی نمبر : 26745